امام ابو داؤد (م۔ 275ھ)

امام ابو داؤد کا نام سلیمان بن اشعث تھا۔ 202ھ میں خراسان کے شہر سیستان میں پیدا ہوئے اور 72 سال کی عمر میں 275ھ میں انتقال کیا[۱۳]۔ امام صاحب کے اساتذہ میں بلند پایہ محدثین کرام کے نام ملتے ہیں مثلاً امام احمد بن حنبل (م۔ 241ھ)، امام اسحاق بن راہویہ (م۔ 238ھ) امام یحییٰ بن معین (م۔ 223ھ)، امام ابو بکر بن ابی شیبہ (م۔ 235ھ) اور آپ کے تلامذہ کا حلقہ بھی بہت وسیع تھا۔ امام ترمذی (م۔ 279ھ) اور امام نسائی (م۔ 203ھ) کو بھی آپ سے شرف تلمّذ حاصل ہے[۱۴]۔

جمہور علمائے اسلام نے امام ابو داؤد کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور تبحرِ علمی کا اعتراف کیا ہے[۱۵]۔ امام ابو عبداللہ بن مندہ (م۔ 395ھ) فرماتے ہیں۔

> احادیث کی تخریج معلوم و ثابت اور غلط و صحیح میں تمیز کرنے والے چار آدمی ہیں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام نسائی ہیں[۱۶]۔

امام ابو داؤد عللِ حدیث میں ممتاز اور منفرد تھے[۱۷]۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۔ 1239ھ) لکھتے ہیں۔

> ”در حفظِ حدیث و اتقانِ روایت و عبادت و تقویٰ و اصلاح و احتیاط درجۂ عالی داشت“[۱۸]
>
> (حفظِ حدیث، اتقانِ روایت، عبادت و تقویٰ اور اصلاح و احتیاط میں بلند درجہ حاصل کیا۔)

امام ابو داؤد کے مسلک میں اختلاف ہے۔ علامہ سید محمد انور شاہ محدث کشمیری (م۔ 1352ھ) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے حوالے سے انہیں حنبلی المذھب لکھا ہے[۱۹]۔ اور محی السنۃ نواب صدیق حسن خان (م۔ 1307ھ) نے انہیں شافعی مذہب کا پابند بتایا ہے[۲۰]۔

سنن ابی داؤد امام صاحب کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ اس کا تعلق جوامع اور سنن سے ہے۔ یعنی اس میں سنن، احکام، تفسیر، قصص، اخبار، مواعظ، آداب، ہر قسم کی

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

روایات موجود ہیں تمام محدّثین نے صرف سنن واحکام کی روایات اپنی کتابوں میں جمع کی ہیں لیکن امام ابو داؤد نے ایک نئی راہ اختیار کی۔ انہوں نے سنن میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جن سے ائمہ اپنے مذہب پر استدلال کرتے ہیں جیسا کہ علامہ ابن القیم (م۔ 751ھ) لکھتے ہیں۔

"حفّاظِ حدیث میں ایک ایسی جماعت تھی جس نے ضبط و حفظ میں پوری توجہ کی لیکن اس نے نہ تو مسائل کے استنباط کی طرف توجہ کی اور نہ ان خزانوں سے احکام نکالنے کی کوشش کی جو انہوں نے محفوظ کر رکھا تھا اور ان کے مقابلہ میں ایک جماعت ایسی تھی جس نے اپنی پوری توجہ استنباطِ مسائل اور اس میں غور و فکر کی طرف کر رکھی تھی۔[۲۱]"

امام ابو داؤد اپنی اس تالیف سنن ابی داؤد کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"میں نے سنن میں صرف احکام کی روایات جمع کی ہیں۔ زہد اور فضائلِ اعمال وغیرہ کی حدیثیں اس میں شامل نہیں ہیں! اس کی جملہ 4 ہزار احادیث احکام و مسائل سے متعلق ہیں۔[۲۲]"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۔ 1239ھ) نے سنن ابی داؤد کو طبقات حدیث کے دوسرے درجہ میں شمار کیا ہے۔[۲۳]

امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میرے اس منتخب مجموعۂ احادیث میں صرف چار حدیثیں انسان کو دین پر عمل کرنے کے لئے کافی ہیں۔

1۔ انما الاعمال بالنیات (تمام اعمال کی مقبولیت کا دارومدار صرف نیّتوں پر ہے)۔

2۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ (انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے)۔

3۔ لایکون المومن مومنا حتیٰ یرضیٰ لاخیہ مایرضی لنفسہ (مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو)۔

4۔ الحلال بین والحرام بین و بینھما مشتبھات الخ (حلال و حرام واضح ہیں مگر ان

© rasailojaraid.com

کے درمیان بعض مشتبہ و مشکوک چیزیں ہیں جوان سے بچے گا وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ رکھے گا)۔

امام ابوداؤد کی اس تصریح میں بڑی حکمت وبصیرت پوشیدہ ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۔ 1239ھ) اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک مجتہد و مرشد کو شریعت کے کلی قاعدوں اور مہمّاتِ امور سے واقف ہونے کے بعد جزئی مسائل اور واقعات میں ان کے سوا کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ پہلی حدیث عبادات کی صحت و درستگی، دوسری حدیث عمرِ عزیز کے اوقات کی حفاظت کے لئے، تیسری حدیث پڑوسیوں، قرابتداروں، متعارف لوگوں اور دوسرے متعلّقین وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اور چوتھی حدیث ان تمام شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے کافی ہے جو علماء کے اختلاف و دلائل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں"[۲۴]

سنن ابی داؤد کی افادیت واہمیت کے پیشِ نظر علمائے کرام نے اس کے ساتھ پورا اعتناء کیا ہے ورا س کی متعدّد شرحیں، حواشی اور مستخرجات لکھے ہیں۔ سنن ابی داؤد کے شارحین میں امام خطابی (م۔ 388ھ)، حافظ منذری (م۔ 656ھ)، علامہ ابن القیم (م۔ 701ھ)، امام مقدسی (م۔ 765ھ)، ابن ارسلان (م۔ 844ھ)، علامہ سیوطی (م۔ 911ھ)، علامہ شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م۔ 1329ھ) اور مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م۔ 1238ھ) جیسے محدثینِ کرام اور علمائے عظام شامل ہیں۔[۲۵]

1۔ احمد بن خلکان، وفیات الاعیان ج2، ص284،

2۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب ج9، ص531

3۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج2، ص210

4۔ احمد بن خلکان، وفیات الاعیان ج2، ص284، ابن حجر، تہذیب التہذیب ج9، ص531

5۔ احمد بن خلکان، وفیات الاعیان ج2، ص308

6۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب ج9، ص531،

(باقی صـ۲۴ـ پر)

© rasailojaraid.c